



سوال

(210) استحاضہ والی عورت نماز کس طرح پڑھے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا استحاضہ والی عورت کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنی شرمگاہ کو دھولے اور لنگوٹ باندھ لے اور نماز کے لیے وضو کر لیا کرے یا اسے ہر نماز کے لیے جنابت کی طرح غسل کرنا ہوگا۔۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

استحاضہ والی عورت پر واجب ہے کہ حیض کے ایام ختم ہونے پر ایک بار غسل کر لے، اس کے بعد اس پر غسل واجب نہیں ہے حتیٰ کہ پھر وہی دن آجائیں۔ دونوں میں (جن میں کہ اسے استحاضہ آتا رہتا ہے) ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرے۔ (یہ اس کے طہر ہی کے دن شمار ہوں گے)۔ اس مسئلہ کی دلیل وہ حدیث ہے جو صحیح بخاری میں آئی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کی خدمت میں آئیں اور بتایا کہ میں ایک ایسی عورت ہوں جو پاک نہیں رہتی ہوں، تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں، یہ تو ایک رگ کا خون ہے اور حیض نہیں ہے۔ جب تیرا حیض آیا کرے تو نماز چھوڑ دیا کر، اور جب ختم ہوا کرے تو لوہنے سے خون دھو اور پھر ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کر، حتیٰ کہ تیرا حیض کا وقت آجائے۔“ (صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم، حدیث: 228۔ صحیح بخاری، کتاب الحيض، باب الاستحاضة، حدیث: 306۔ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، حدیث: 333)

اور یہ بھی ثابت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو سات سال تک استحاضہ آتا رہا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ غسل کریں اور فرمایا کہ ”یہ ایک رگ ہے“۔ چنانچہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، حدیث: 334۔ سنن الترمذی، ابواب الطهارة، باب المستحاضة انھا تغسل عند کل صلاة، حدیث: 129۔ سنن النسائی، کتاب الطهارة، باب ذکر الاعتسال من الحيض، حدیث: 206)

ان دونوں حدیثوں سے استدلال اس طرح ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مطلق اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مقید ہے، تو مطلق کو مقید پر محمول کیا جائے گا۔ چنانچہ ایسی عورت حیض کے اختتام پر ایک غسل کرے اور پھر ہر نماز کے لیے وضو کرتی رہے، اور اس کا ہر نماز کے لیے غسل اپنی اصل پر ہے یعنی ”عدم وجوب۔“ اگر ہر نماز کے لیے غسل واجب ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما دیتے، اور یہ بیان کا موقع تھا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ ناممکن ہے کہ بوقت حاجت ضروری بات سے خاموش رہیں اور اس قاعدے پر علماء کا اجماع ہے۔



امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح صحیح مسلم میں ان احادیث کے بعد فرماتے ہیں :

”خیال رہے کہ مستحاضہ پر نمازوں کے لیے یا کوئی اور غسل واجب نہیں ہے سوائے اس وقت کے جب اس کا حیض پورا ہو جاتا ہے۔ سلف و خلف کے جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ اور حضرت علی، ابن مسعود، ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ جناب عروہ بن زبیر، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، امام مالک، امام ابو حنیفہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی قول ہے۔“ انتہی

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 213

محدث فتویٰ